

## 69800-دوسری شادی کی شدید ضرورت ہے لیکن ہو سکتا ہے اس سے پہلی بیوی کو طلاق دینی پڑ جائے

### سوال

میری عمر اڑتالیس برس ہے اور بیس برس سے شادی شدہ ہوں میرے تین بچے بھی ہیں، میری بیوی ایک فاضلہ عورت ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بہت نوازا ہے میں اب کسی بھی مسلمان عورت سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شادی زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہو یعنی کسی بیوہ عورت سے جس کے یتیم بچے ہوں، یا بانجھ مطلقہ عورت سے یا زیادہ عمر کی کنواری عورت سے اور ایسی عورتیں بہت ہیں جن کی عمر شادی کی عمر سے زیادہ ہو چکی ہے اور ان کی شادی نہیں ہوئی۔

مشکل یہ ہے کہ میری پہلی بیوی اعتراض کرتی اور طلاق کی دھمکی دیتی ہے، میں اس بیوی کو چھوڑ کر اپنا نقصان نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ بہت دیندار ہے اور دین کے سارے احکام پر عمل بھی کرتی ہے لیکن ایک سے زائد شادی کے موضوع میں وہ بھی یہاں مصر میں باقی عورتوں کی طرح برداشت نہیں کرتی۔

یہ علم میں رہے کہ مجھے دوسری شادی کی بہت ضرورت ہے تاکہ عورتوں کے فتنہ سے محفوظ رہ سکوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس کے حل کے لیے بہتر طریقہ کیا ہے کہ میری پہلی بیوی سمجھ جائے؟

### پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ بیویوں کے نان و نفقہ اور لباس و رہائش اور رات بسر کرنے میں عدل و انصاف کرنے کی استطاعت رکھنے والے شخص کے لیے ایک سے زائد بیویاں رکھنا مباح کیا ہے، لیکن جو شخص عدل و انصاف کی استطاعت و قدرت نہیں رکھتا اس کے لیے ایک سے زائد بیوی رکھنا حرام قرار دیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اگر تمہیں خدشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے عدل و انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر اور عورتوں سے جو تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو تین تین چار چار، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے، یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ظلم کرنے سے بچ جاؤ﴾ النساء (3)۔

تعلووا: کا معنی ہے کہ تم ظلم و ستم نہ کرو۔

شیخ فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"یہ آیت کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جس شخص کے پاس مکمل طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی استعداد و استطاعت ہو تو اسے ایک سے زائد چار بیویاں تک کرنے کی اجازت ہے، اور جس شخص کے پاس استطاعت و استعداد نہیں تو وہ ایک بیوی ہی رکھے، یا پھر لونڈی پر گزارا کرے۔

یہاں عدل سے مراد وہ عدل ہے جس کی استطاعت ہو جو کہ تقسیم اور نان و نفقہ اور رہائش میں ہوگا، لیکن جس عدل کی استطاعت ہی نہیں وہ دل کی محبت ہے، جس کا ایک سے زائد بیویوں رکھنے کی ممانعت میں کوئی دخل نہیں۔



اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایک سے زائد شادیاں ہی اس مشکل کا حل ہے جو اس وقت مسلمان ممالک میں بہت زیادہ پھیل چکی ہے کہ بہت ساری عورتیں شادی کی عمر سے تجاوز کر چکی ہیں، لیکن ان سے شادی کرنے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق اور تباہی والے حادثات کا سبب بن رہی ہیں۔

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"عورتوں میں عنوسیت یعنی شادی کی عمر سے تجاوز کو ختم کرنے کے اسباب میں ایک سے زائد شادیاں کرنا شامل ہے؛ کہ کسی عورت کا ایسے شخص سے شادی کر لینا ہی بہتر ہے جو اس کی عفت و عصمت کی حفاظت کرتے اور اس سے اس کی اولاد بھی ہو چاہے وہ اس کی چوتھی بیوی ہی بن جائے غیر شادی شدہ رہ کر شادی کی مصلحتوں سے محروم رہ کر فتنہ کا پیش خیمہ بن کر رہنے سے بہتر ہے۔

اور ایک سے زائد شادیوں کی مشروعیت کی یہی ایک عظیم حکمت بھی ہے، اور پھر یہ چیز مرد کی بجائے عورت کے لیے زیادہ مصلحت والی ہے، اور ہو سکتا ہے عورت کو اپنی سوکن کے ساتھ رہنے میں جو تنگی محسوس ہوتی ہو اس کے مقابلہ میں شادی کی جو مصلحت اسے حاصل ہوگی وہ زیادہ رائج ہوگی۔

اور پھر عقل و دانش رکھنے والا شخص تو مصلحت اور فساد و خرابی اور نفع و نقصان میں مقارنہ و موازنہ کرتے ہوئے اس میں جو رائج ہو اسے اختیار کرتا ہے، اور پھر اگر ایک سے زائد شادیوں میں کوئی نقصانات پائے بھی جاتے ہوں تو اس کے مقابلہ میں شادی کی مصلحت زیادہ رائج ہے۔

دیکھیں: المفتی من فتاویٰ الشیخ الفوزان (168/3)۔

ایک عقلمند عورت کا کہنا ہے :

"جب ہر گھر میں عنوسیت (یعنی شادی کی عمر ڈھلنا) پہنچ جائے تو میں کبھی بھی اپنے خاوند کی راہ نہیں روکوں گی، بلکہ میں خود اسے دوسری شادی کے لیے تیار کروں گی کیونکہ میری دینی غیرت میری خاوند پر غیرت سے زیادہ ہے"

اور جب عورت نے عقد نکاح میں اس کی شرط نہ رکھی ہو تو پھر خاوند کی دوسری شادی کرنے سے اسے طلاق طلب کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، اور اگر وہ ایسا کرتی ہے تو ٹھنڈا رہو گی" ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی حرج کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2226) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1685) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ہم عورت کو نصیحت کرتے ہیں بلکہ ہر اس عورت کو جس کے خاوند نے دوسری شادی کر لی ہے کہ پہلی بیوی کو اللہ کے حکم پر راضی ہونا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس سلسلہ میں اس کے دل میں جو غیرت پائی جاتی ہے اسے ختم کر دے، اور اسے صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اپنے خاوند کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

ہم آخر میں خاوند کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایک گھرباہ کر کے دوسرا مت بنانے کی کوشش کرو، اور دوسری شادی مت کرو کہ اس کی قیمت پہلی بیوی کو طلاق دے کر ادا کرنا پڑے، دوسری شادی کرنے میں آپ کا مقصد تو بہت اچھا ہے، لیکن ہو سکتا ہے آپ کا یہ مقصد آسانی سے پورا نہ ہو سکے۔

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی پہلی بیوی کو بتدریج آہستہ آہستہ اس کے لیے تیار کریں، اور اس سلسلہ میں اس کے ایمان کو قوی کرنے کے لیے آپ اس کے سامنے بہترین نمونے رکھیں، اور ایک سے زائد شادیاں کر کے ان میں عدل و انصاف قائم کرنے والے شخص کی مثال پیش کریں۔

اور آپ اس سلسلہ میں بیوی کو مطمئن کرنے سے قبل شادی کرنے کی جلدی مت کریں، ایک عورت جس کے خاوند نے شادی کی عمر ڈھل جانے والی عورت سے دوسری شادی کر لی اور معاملات میں پہلی بیوی کے ساتھ ظلم کیا تو وہ ایک صحافی عورت سے مخاطب ہو کر کہتی ہے :

"شادی کی عمر ڈھل جانے والی اور طلاق یافتہ عورتوں سے دوسری شادی کرنا ہی اس مشکل کو حل کرنے کی رائے رکھنے والوں کے لیے تم ایسا کالم لکھو جس میں ہو کہ : مرد حضرات جب عدل و انصاف کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو ایک عورت کی مشکل حل کر کے دوسری کے لیے مشکل پیدا کرتے ہیں، اور دوسری عورت کا گھر تباہ کر کے گھر بناتے پھرتے ہیں"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔